پیش گفتار

تحقیق و تنقید سے چشم پوشی، کسی بھی معاشرے کی تباہی کا موجب ہوتی ہے۔ معاشرے میں اس رویے کی موجودگی، جہل اور مفلسی کو فروغ دیتی ہے۔ پھر ایک وہ وقت آتا ہے جب افراد کا خود پر سے اعتبار اُٹھ جاتا ہے اور وہ اپنا اعتماد کھو بیٹھتے ہیں۔ مقامِ افسوس کہ ایسا معاشرہ ذہنی اور فکری غلامی سے دوچار ہو جاتا ہے۔

جامعات کسی بھی معاشرے کی ذہنی و فکری تربیت میں کلیدی کردار ادا کرتی ہیں۔ اس کے علمی مقاصد وسیع تر ہوتے ہیں۔ یہاں خرد افروزی کے فروغ میں منہمک دانش ور آنے والے زمانے کے مطابق علمی، ادبی، معاشی، معاشرتی اور سائنسی تقاضوں کی بابت فہم اور ادراک پیدا کرتے ہیں۔ اس لحاظ سے جامعات کے اساتذہ بڑی ذمہ داری سنبھالے ہوئے ہیں۔ دنیا میں بدلتے ہوئے حالات اُن کی ذمہ داریوں میں بتدریج اضافہ کر رہے ہیں۔

وقت کا تقاضا ہے کہ تحقیقی کاموں کو جدید نظریات اور طریق کار سے ہم آہنگ کیا جائے اور جدید ٹیکنالوجی کی موجودگی سے بھرپور استفادہ کیا جائے۔

مجھے خوشی ہے کہ شعبۂ اُردو نے اپنی تحقیقی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے ایک اور شمارہ پیش کر دیا ہے۔ مجھے توقع ہے کہ اہلِ علم اس قابلِ ذکر شمارے کو بھی سراہیں گے۔

مظہر الحق صدیقی